

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۳۳) — مطبوعہ ۱۲- اگست سنہ ۱۹۰۴ء بروز جمعہ — جلد (۳۲)

گذشتہ اخبار

امیر کابل کی نوجون کی تربیت کا سوال زیر غور ہے گورنمنٹ ہند امداد کے لئے تیار ہے ؛ **نواب صاحب** مالیر کوٹلہ بھی ملاقات حضور وایسرائے و حضور لفٹنٹ گورنر شملہ میں تشریف لاتے ہیں ؛ **امرتسر** میں ریلوے اسٹیشن کی توسیع کے لئے کئی لاکھ روپیہ صرف ہوگا۔ شہر میں نالیاں بن رہی ہیں لیکن اس پر جھگڑا ہے ؛ **مرشد آباد** کے اطراف میں ایک لمبی دم کا سیاہ جانور کتے کے قد کا آیا ہوا ہے اب تک چھ سات بچوں کا ناشتہ بنا چکا ہے ؛ **بہ دفتر** صاحب بہادر اگزامینر نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور آفس آرڈر ہوگیا ہے کہ آیندہ کوئی مڈل پاس کردہ امیدوار کلرک نہ کیا جاوے ؛ **لاہور** کے جنرل پوسٹ آفس کا ایک چپڑاسی دس ہزار روپیہ لیکر بھاگ گیا ہے ؛ **مہاراجہ صاحب** بڑودہ کا ارادہ ہے کہ اپنی ریاست میں تعلیم کو لازمی کردیں ؛ **الہ آباد** اور فیض آباد کے درمیان جدید ریلوے لائن عنقریب کھلنے والی ہے ؛ **ایران** میں ہیضہ کی سخت شکایت ہے۔ چند روز میں اس بیماری سے طہران کے ۵۰۰ آدمی فوت ہوئے ؛ **کلکتہ** میں لارڈ کرزن صاحب کی یادگار قائم کرینگے نیشنل کانگرس بھی ۵۰۰۰ روپیہ دیگی ؛ **مہم تبت** کی فوج آیندہ ہفتے لاسہ میں ہوگی راستہ میں مقابلہ کا خوف کمتر ہے ؛ **شملہ** میں جلانے کی لکڑیاں بہت ہی کم دستیاب ہوتی ہیں۔ سخت تکلیف ہے ؛

فینانشل کمشنر بہادر پنجاب نے سرکاری خزانچیوں کی ضمانتوں میں اضافہ کرنیکے متعلق ہدایتیں جاری کی ہیں ؛ **کلکتہ** کی انجمن ترقی سائنس کو مہاراجہ صاحب بردوان سو روپیہ ماہوار دیا کرینگے ؛ **ملتان** میں انجمن ہمدردی حیوانات کے متعلق ایک وٹرنری ہسپتال قائم کیا جائیگا ؛ **آسام** میں سونے کی کان کا پتہ لگایا گیا ہے ؛ **سمالی** لینڈ کے ملا کی نقل و حرکت کے متعلق ابھی تک ہندوستان میں کوئی سرکاری خبر نہیں آئی۔ کہ اب وہ کس جگہ موجود ہے اور اس کے پاس کتنی فوج ہے ؛ **کراچی** کا پورٹ ٹرسٹ گھاٹوں کی وسعت کے لئے اکیس لاکھ روپیہ اور قرض لینا چاہتا ہے ؛ **بہت** سے ترکی فوجی افسروں کا بیان ہے کہ ہم منصور پاشا جنرل کردوطین کو آخری شکست دینے کا انتظار کررہے ہیں اس کے بعد ہم بلغاریہ سے لڑائی شروع کردینگے ؛ **پنجاب** میں فی الحال یہ امر زیر غور ہے کہ سرکاری عدالت ہائے کے سوا میں جس قدر تعطیلیں ہوتی ہیں اتنی ہی ایگزیکٹو میں بھی ہوا کریں ؛ **گورنمنٹ** مدراس نے پولیس مدراس میں کام بند کرنے والے چار ملزم ماخوذ تھے عدالت سے چار ماہ بری ہوگئے ہیں ؛ **روسی** مراسلات میں بیان ہے کہ جاپانیوں نے اب قیام کیا ہے اور تاشیچاؤ کے جنوب میں مورچہ بندی کررہے ہیں ؛ **ٹوکیو** میں غیر ممالک کے ۱۹ نامہ نگاروں کو اجازت دی گئی ہے کہ وہ پورٹ آرتھر کی فوج کے ہمراہ رہیں ؛ **روئٹر کا نامہ نگار** مقام جین ٹیس سے لکھتا ہے کہ مجوزہ کی تجویز میں یہ شرط ہے کہ جاپانی ملک پر حکومت کرینگے اور چینی فوجیں انکی مددگار ہونگی ؛ **مقام گوجرہ** میں مشن کا مکان بننے کے باعث پادری رڈ صاحب گوجرہ میں تشریف لے آئے ہیں ؛ **پادری** احسان اللہ صاحب سرگودہ سے ٹوبہ ٹیک سنگھ تبدیل ہوگئے ہیں اور ایک علیحدہ علاقہ کا چارج لے لیا ہے ؛ **پادری** احسان اللہ صاحب کی سعی بلیغ سے ہر سال دیہاتی سنڈے سکول لگایا جاتا ہے اس دفعہ ماہ جولائی میں گیارہ طالبعلم ٹوبہ ٹیک سنگھ کے سمر سکول میں تعلیم پاتے رہے ؛ **مسیحی جوانوں** کا سرکاری تالابوں میں ہر روز غسل کرنا اور پانی پینے کے تالاب سے خود پانی بھرنا ہندو مسلمانوں کو گوارہ نہ ہوا ؛ **باوجودیکہ** سرکار کی طرف سے حکم جاری ہوچکا تھا کہ مسیحیوں کو کسی قسم کی مخالفت نہیں ہے تو بھی گوجرہ اور ڈجکوٹ میں بعض بعض اشخاص نے مسیحیوں کو تکلیف دی ہے ؛ **منٹگمری آباد** میں گرجا ماہ ستمبر میں بننا شروع ہوگا ؛ **بارش** ناکافی بارش کا حال اچھا نہیں امکی دفعہ بارش بہت کم ہوئی ہے ؛ **جرمن** والے روس کے مشکور ہیں کہ روس نے ان کا جہاز چھوڑ دیا۔ روس کی چالیں ہر روز نئی ہیں اور سمجھ میں نہیں آتی ہیں ؛ **ایم۔ ڈی** پلہوی وزیر داخلیہ کے قتل پر ہمارے حضور شاہ قیصر دام اقبالہ نے زار روس کو پیغام ہمدردی بھیجا ہے ؛ **آسٹریلیہ** نام جہاز ریتی پر چڑھا وہاں آگ لگ گئی پانچ کپتان کا اور چھ لاکھ نقصان ہوا ؛ **بنگلور** میں یکم اگست سے پولیس ٹریننگ سکول قائم ہوگیا ہے انسپکٹر جمعدار سٹیشن ہاؤس افسر مقرر ہوتے ہیں ؛ **یہ** لطف کی بات ہے کہ پورٹ آرتھر کے سرنگوں ہونے کی کوئی خبر نہیں آئی اور روسی اسیر دل سے مطمئن ہیں ؛

ایڈیٹوریل نوٹس

سوال از آسمان جواب از ریسمان

ناظرین نے ۳ جون ۱۹۰۲ء کے پرچے میں ایک ایڈیٹوریل نوٹ بعنوان "البدر کی غلطی" دیکھا ہوگا۔ جسمیں ہمنے مرزا قادیانی کے اس دعوے کے مقابلہ میں کہ "طاعون کا فیصلا اسلامی ہمدردی کے حق میں ہو گئی" ایک ظاہر سچی مثالیں دیکر ثابت کردیا تھا کہ ایسے خطرناک موقع پر غیر اقوام کے ساتھہ پوری پوری اور بیغرض ہمدردی کرنی صرف مسیحیوں ہی کا خاصہ ہے۔ اس پر مورخہ ۱۶ جون ۱۹۰۲ء کے پرچے البدر میں کسی ع۔ ح نے بعنوان "اخبار نورافشاں کا بیجا دعوے" ہمارے دعوے کو غلط ثابت کرنیکی سعی کی ہے۔ اور اپنے دعوے کے ثبوت میں خداوند مسیح کا بارہ برس کی عمر میں ہیکل میں رہجانے کا کل واقعہ اور گتسمنی کا واقعہ بطور مثال پیش کیا ہے۔ بھلا کیا یہہ مثالیں ہمارے دعوے کے برخلاف ہوسکتی ہیں؟ کیا یہہ وہی مثال نہیں کہ "سوال از آسمان جواب از ریسمان"۔ مناسب تو یہہ تھا کہ ہمارے دعوے کے ابطال میں کوئی ایسی مثال پیش کرتے جس سے مسیحیوں کی ناہمدردی ثابت ہو جاتی۔ یا یہہ ثابت کرتے کہ ہمارے دعوے کے موافق مسیحیوں نے کبھی ایسی ہمدردی نہیں کی۔ کیا انکا یہہ ثبوت انہیں کے الفاظ میں "بیجا" اور "بےمعنی" نہیں ہے؟

مسیح کی ہمدردی اپنے والدین سے عین انہیں الفاظ سے آشکارہ ہے جنکو مسٹر ع۔ ح نے اقتباس کیا ہے یعنی کہ "تم مجھے کیوں ڈھونڈتے تھے" اور اس ہمدردی کا ظاہری ثبوت خداوند نے یہہ دیا کہ علی الفور انکے ساتھہ ہو لیا اور اُن کے تابع رہا۔ علاوہ اس کے مسیح کی تمام زندگی کے کام ہمدردی سے مملو اور پُر ہیں۔ پطرس نے اگرچہ اس روحانی جنگ میں اپنے خداوند کا تین بار انکار کیا جو اسکی نظری طبیعت کا خاصہ تھے تو بھی ہم پوچھتے ہیں کہ مسیح کو جب لوگوں نے گتسمنے میں پکڑ لیا تھا تو جوش میں آکر تلوار کس نے چلائی تھی؟ وہ کونسی شے تھی جو اسکو مسیح خداوند کے پیچھے پیچھے سردار کاہن کے دالان تک کھینچ کر لیگئی تھی؟ کیا یہہ اسکی ہمدردی کی ظاہر مثال نہیں ہے؟ جب کسی کے دوست پر کوئی مصیبت آپڑتی ہے اور اس سے کچھہ بن نہیں پڑتا مگر پھر بھی وہ اس کے لئے متفکر اور متردد ہوتا ہے اور مضطرب اور بیقرار پھرتا رہتا ہے تو کیا یہہ اُسکی ہمدردی کی مثال نہیں ہے؟ یہی صورت تمام شاگردوں کی اُس وقت تھی۔ ہم بڑے زور سے کہتے ہیں کہ جیسی سچی اور بیغرض ہمدردی مسیحیوں میں ہے ویسی کسی اور قوم کے خیال میں بھی نہ آئی تھی اور نہ آئی ہے۔ مگر اب انجیل نے اور مسیحیوں کے زندہ نمونے نے دیگر اقوام کے کالب میں ہمدردی کی جان پھونک دی ہے۔ اب گھر بیٹھے لوگ باتیں بناتے رہیں تو اس سے فایدہ کیا ہے۔ اہل بصیرت اور اہل الرائے خواہ وہ کسی قوم کے کیوں نہوں مسیحی ہمدردی سے بخوبی واقف ہیں۔ ذیل میں ہم ایک تازہ ہی مثال آپ کے ہمعصر "ہندوستانی" سے دیتے ہیں آسکو ملاحظہ فرماویں:

ہمارے ہمعصر ہندوستانی کی رائے مسیحیوں پر

لیجئے مسٹر ع۔ ح مسیحی ہمدردی کی ایک زندہ شہادت جو غیر کے منہہ سے تازہ بتازہ نکل رہی ہے۔ اگر ابھی بھی مرزا صاحب اور اُن کے خوش اعتقاد قائل نہوں تو یہہ انکا اختیار ہے۔ ہمارا ہمعصر "ہندوستانی" اپنے ۲ اگست ۱۹۰۲ء کے پرچہ میں بعنوان "کوڑھیوں کی خدمت" مسیحی مشنریوں اور کارندوں کے رفاہ عام مثلاً ہسپتال اور تعلیمی کالجوں کا ذکر کرتے ہوئے یہہ الفاظ تحریر فرماتے ہیں کہ "کیسے سچے اور قابل تعریف وہ لوگ ہیں جو بجائے نفرت کرنیکے اُن سے (کوڑھیوں سے) محبت کرتے ہیں اور انکو بندگان خدا سمجھکر اُنکی اعانت کرتے ہیں"۔ ہمارے معزز ہمعصر نے "درخت کو اپنے پھلوں سے پہچانئے" کے اصول پر عمل درآمد کیا ہے۔ مسیحی لوگ مسیحی مذہب کے پھل ہیں جب وہ سچے اور قابل تعریف ہیں تو لازم آتا ہے کہ انکا مذہب بھی سچا اور قابل تعریف ہے شاگرد اپنے استاد سا ہوتا ہے:

اردو انسائیکلوپیڈیا

مدت سے ہمارے محمدی بھائیوں کے اخباروں میں ایک اردو انسائیکلوپیڈیا کی تالیف کا چرچا ہو رہا ہے۔ اُس کی نسبت بہت سی تجاویز پر بحث ہو چکی ہے مگر ابھی تک کوئی معین نتیجہ برآمد نہیں ہوا۔ بیشک کام بھی بڑا مشکل اور عرصہ کا ہے اور جہانتک ہو اسمیں بڑی غور اور فکر سے کام لینا چاہئے۔ ہماری دانست میں اس قسم کی انسائیکلوپیڈیا کا اردو زبان میں ہونا ایک لازمی امر ہے۔ ہر ایک اہل علم کیلئے علمی خزانہ اور واقفیت کا ذخیرہ ہوگا۔ مگر خیال آتا ہے کہ جب یہہ انسائیکلوپیڈیا تیار ہو جائیگا تو اول تو چار پانچ سو اور نہیں تو سو ڈیڑھ سو روپیہ سے کیا کم قیمت ہوگی عوام علم دوست لوگوں کو تو اسکا حاصل کرنا بھی محال ہوگا۔ لہذا ہماری صلاح یہہ ہے کہ انسائیکلوپیڈیا ماہواری رسالہ کی صورت میں ایسے موزوں حجم میں شائع ہوا کرے کہ بہت سا حصہ ایک ماہ میں پریس سے نکل جاوے اور خریدہ دہندگان کے پاس رفتہ رفتہ ایک مکمل جلد اسکی موجود ہو جاویگی۔ اسطرح سے مشتریان کو اسکی قیمت گران نہ معلوم ہوگی اور نہ وہ ایسی عمدہ کتاب کے مطالعہ سے محروم ہی رہجائینگے۔ اس تجویز میں کہ پہلے تمام کتاب مکمل ہو جاوے اور پھر پریس میں جاوے دوگنا وقت

مضامین

ستیارتھ پرکاش درپن

اُس ہستی ہست کلام کے انسانی صورت میں ظاہر ہونے کے باعث یہہ گمان نہ کیا جاوے کہ وہ کوئی اعلیٰ قسم کا مخلوق تھا جو دیگر مخلوقوں سے تھوڑا یا بہت عرصہ پہلے بنایا گیا تھا۔ لیکن خدا کا اپنا ذاتی ظہور۔ اسکی ماہیت کا نقش تھا۔ لو اس لئے وہ تمام عزت و بزرگی کے لائق ہے جو خدا کی شان کے شایاں ہو (یوحناہ ۵: ۲۳) ؛

(محقق) اور کلام کے ذریعہ خلقت کبھی پیدا نہیں ہو سکتی جب تک اُسکی علت مادی نہ ہوہ

(رہبر) ایسا خدا جو بغیر علت مادی کے خلقت کو پیدا نہیں کر سکتا تھا وہ خدا ہی نہیں۔ بائیل تو اُس خدا کے قادر کا اظہار کرتی ہے جسکے بغیر کوئی چیز ہستی میں نہیں آسکتی تھی۔ وہی ایک ضروری ہے اور سب کچھہ محتاج ہے جیو بھی اور مادہ بھی۔ ہمنے آپکے سوال نمبر ۲ کے جواب میں علت مادی پر بحث کی ہے اور دکھلایا ہے کہ آپنے کوئی دلیل اِس خیال کے ثبوت میں نہیں دی۔ اور نہ کوئی دلیل گھڑی جا سکتی ہے کہ مادہ اور جیو خدا کی طرح ازلی اور خود ہست تھے ؛

(محقق) کلام کے بغیر بھی چپ چاپ رہکر خالق خلقت پیدا کر سکتا تھا ؛

(رہبر) یہہ تشریح بھی ساتھہ لگا دینی تھی کہ جیسے کمہار چپ چاپ بیٹھکر مٹی سے برتن بنایا کرتا ہے۔ مگر خلق کرنے کے قدرت اور حکمت درکار تھی آواز یا خاموشی سے کیا بنتا۔ تاہم چپ چاپ رہنا کیا ضرور تھا جبکہ ازلی کلمہ خدا میں موجود ؛

(محقق) زندگی کس میں تھی۔ اِن الفاظ سے جیو کا ازلی ہونا ثابت ہوتا ہے۔ اگر جیو ازلی ہے تو آدم کے نتھنوں میں سانس پھونکنا جھوٹھہ ہوا ؛

(رہبر) زندگی اُس کلام مجسم میں تھی جس کی شان میں رسول نے یہہ بیان لکھا ہے اور یہہ وہی بات ہے جو خداوند نے خود کہی تھی کہ جسطرح باپ اپنے آپ میں زندگی رکھتا ہے اُسی طرح اُس نے بیٹے کو بھی دیا ہے کہ اپنے میں زندگی رکھے" (یوحناہ ۵: ۲۶ و ۲۷) یعنے بیٹے کی اِس مجسم صورت میں بھی ؛

پھر اِن الفاظ سے جیو کا ازلی ہونا تو بے شک ثابت ہے لیکن فقط ایک ہی جیو کا یعنے جیو الشور کا۔ اِس لئے ضروری تھا کہ آدم کو جیتی جان کرنے کے لئے وہی اُسکے نتھنوں میں سانس پھونکے ؛

(محقق) اور زندگی کیا انسانوں ہی کا نور ہے حیوانات وغیرہ کا نہیں ؟

(رہبر) اگر حیوانوں کی ایسی فکر تھی تو وید کے رشیوں کے وقت سے لیکر اب تک جانوروں کو وید سکھلانا کیوں نہ جاری کر دیا گیا ؟ اور یا کہ صرف بائیل پر کوئی نہ کوئی اعتراض گھڑنے کے لئے جانور بھی یاد آجاتے ہیں ؟ آپ کا یہہ فضول سوال ہے۔ بائیل کی باتیں بحز انسان کی تربیت اور بہتری کے واسطے ہیں خدا کے نبی بندروں کے قلندر نہیں تھے۔ مسیح کی زندگی انسانیت کے لئے نور تھی۔ مگر کس بات میں ؟ لکھا ہے کہ "وہ نور تاریکی میں چمکتا ہے"۔ کونسی تاریکی میں ؟ انسان گناہ کرکے خدا سے پھر گئے اور الٰہی روشنی کو کھو دیا۔ اور کرّہ زمین کی مانند ہو گئے جب "وہ ویران اور سنسان تھی اور گہراؤ کے اوپر اندھیرا تھا"۔ ایسی انسانیت پر الٰہی نور پھر چمکایا گیا ہے تاکہ وہ جیوے اور سرسبز ہووے۔ مقابلہ کرو (یوحناہ ۵: ۲۴۔ اور ۸: ۱۲) ؛

(۹۴) سوال

تمہارا دل نہ گھبراوے۔ تم خدا پر ایمان لاتے ہو مجھہ پر بھی ایمان لاؤ میرے باپ کے گھر میں بہت مکان ہیں۔ نہیں تو میں تمہیں کہتا میں جاتا ہوں تاکہ تمہارے لئے جگہ تیار کروں۔ اور جبکہ میں جاتا اور تمہارے لئے جگہ تیار کرتا تو پھر آونگا اور تمہیں اپنے ساتھہ لونگا تاکہ جہاں میں ہوں تم بھی ہو۔ یسوع نے اُسے کہا۔ راہ حق اور زندگی میں ہوں کوئی بغیر میرے وسیلے باپ کے پاس نہیں آسکتا۔ اگر تم مجھے جانتے تو میرے باپ کو بھی جانتے۔ (یوحناہ ۱۴: ۱ و ۲ و ۳ و ۴ و ۶ و ۷) ؛

(محقق) بتایئے۔ عیسیٰ کی یہہ باتیں کیا پوپ لیلا سے کم ہیں۔ اگر ایسا دام نہ بچھاتا تو اس کے مذہب میں کون پھنستا ؛

(رہبر) تعجب ہے کہ ایسے نادیدنی اور غیر حاضر دام سے لوگ کسطرح اُس کے مذہب میں پھنس جاتے یہہ تو لوگوں کو اور بھی بھڑکانے والی بات تھی ؛

(محقق) کیا عیسیٰ نے اپنے باپ کا ٹھیکہ لے لیا ہے۔ اور اگر وہ عیسیٰ کے بس میں ہے تو غیر کے تابع ہونے سے وہ خدا ہی نہیں ؛

(رہبر) ٹھیکہ تو یک طرف رہا ساری خلقت خداوند یسوع کے ہاتھہ بک گئی ہوئی ہے اور منکروں کو وقت پر معلوم ہو جائیگا کہ اُنکی بد دیانتی کی سزا کون دیگا۔ خدا باپ نے سارا اختیار زمین اور آسمان میں بیٹے کو دیا ہے۔ آپ بے فائدہ اُگنی کو دھونی دیئے جاتے ہو خدا باپ کی ملکیت پر بیٹے ہی کا اختیار رکھتا ہے۔ اگنی اور اندر وغیرہ سب اُس ملک میں شامل ہیں ؛

(محقق) کیا عیسیٰ کے پہلے کوئی بھی خدا کو نہیں پہنچا کہ حیلے جگہ وغیرہ کا لالچ دیتا ہے جو اپنے مونہہ سے راہ حق اور زندگی بنتا ہے ؛

(رہبر) اہل ہنود میں سے کون خدا کے پاس پہنچا ہوگا ؟ جب تک چوراسی لاکھہ جونیں نہ بھوگ

لیں خدا کے پاس کہاں جائینگے۔ رستے میں پڑکے سب کا کام برابر کر دیگی۔ سو بغیر یسوع کے خدا کے پاس جانے کا خیال ناجائز ہے۔ اور اگر خداوند ثابت نہ کر دیتا کہ میں راہ حق اور زندگی ہوں تب تو اسکی بات کوئی نہ مانتا* لیکن اُس نے دیدنی چیزوں پر اپنا اختیار ثابت کرکے اِس بات کو قائم کیا کہ نادیدنی چیزوں پر بھی اُسکا اختیار ہے۔ اور صرف منہ کی باتیں نہیں تھیں۔ اور پنڈت جی اگر صرف لایعنی باتیں کرنے کے بجائے واضح دلائل سے خداوند کے ثبوتوں کو توڑتے تو ستیارتھ پرکاش شائع کرنا زیب دیتا۔

راقم

پادری جی۔ ایل۔ ٹھاکرداس

عمون

موآب کے شمال میں عمون واقع تھا اور دونوں کے بیچ میں ارنون نام ایک ندی تھی پہلے یہاں زمزمی نام ایک قوم تھی جنہیں برباد کرکے عمونی انکی سرزمین میں آباد ہوئے استثنا ۲: ۲۰ آیت۔ جب موسٰی کے ماتحت بنی اسرائیل عمونیوں کے سامنے آ پہنچے تو حکم ہوا کہ وہ انکو نہ چھیڑیں پر تو بھی عمونیوں نے انکی کچھ پروا نہ کی سو حکم ہوا کہ عمونی خداوند کی جماعت میں دسویں پشت تک داخل نہ ہوویں استثنا ۲۳/۳ عمونی اکثر موآبیوں کے ساتھ مل جاتے تھے اور یوں ملکر بنی اسرائیل پر حملہ کرتے تھے ان کے پہلے حملہ کا ذکر قاضیوں ۳/۱۲ آیت میں اسوقت پایا جاتا ہے جب کہ موآب کے بادشاہ عجلون نے عمونیوں اور [illegible] کی مدد سے اسرائیلیوں کو مارا اور اٹھارہ برس تک انکو اپنی غلامی میں رکھا۔ اِس کے قریب ۱۴۷ برس بعد جب اسرائیلیوں نے اَور قوموں کے ساتھ ملکر عمونیوں کے بتوں کی پرستش کی تو خدا نے انکو پھر عمونیوں کے حوالہ کر دیا اس موقع پر افتاح نے بنی اسرائیل کو عمونیوں کے ہاتھ سے رہائی دی۔ ۱ سموئیل ۱۱ باب میں عمون کے بادشاہ ناحس کے اسرائیل پر چڑھ آنے اور ساؤل کے ہاتھ سے شکست کھانیکا بیان پایا جاتا ہے۔

یہودیوں کا مورخ یوسیفس کہتا ہے کہ اس لڑائی میں ناحس مارا گیا۔ اس کے بعد عمونیوں کا اور ایک بادشاہ اسی نام کا پاتے ہیں جسکے ساتھ داؤد کا راہ و رسم رہا پر اِس بادشاہ کی موت کے بعد اُس کے بیٹے حنون نے داؤد کے خادموں کی بڑی بےعزتی کی اور یوں دونوں قوموں میں پھر جنگ شروع ہوئی جس میں عمونی پسپا ہو گئے ۲ سموئیل ۱۰ باب اور داؤد نے اُن کے دارالخلافہ ربّہ کو سر کر لیا ۲ سموئیل ۲۰/۲۹-۳۱ ۱ تواریخ ۲۰ باب میں بیان ہے کہ عمونی موآبی اور کوہ شعیر کے باشندے ملکر یہوداہ کے بادشاہ یہوسفط سے لڑنے کو نکلے۔ یہوسفط نے خدا سے دعا مانگی اور ایسا ہوا کہ وہ آپس ہی میں لڑ مرے۔ اس کے بعد لکھا ہے کہ عمونیوں نے عزیاہ بادشاہ کو ہدیہ دیئے ۲ تواریخ ۲۶: ۸ آیت جب اسرائیل کے اڑھائی گھرانے اسیری میں گئے تو عمونیوں نے جد کے شہروں پر قبضہ کر لیا اور انہیں آباد کیا یرمیاہ ۴۹: ۱ آیت جب بابل کے بادشاہ نبوکدنضر نے یروشلم کو تاخت و تاراج کیا تو عمونیوں نے اسپر بڑی خوشی منائی حزقی ایل ۲۵: ۲-۶ آیات اور صفنیاہ ۲/۸ آیت جب یہودی اسیری سے لوٹ آئے اور یروشلم کی شہرپناہ دوبارہ بنائی گئی تو اوروں کے ساتھ ملکر عمونیوں نے بھی پھر یہودیوں سے دشمنی کی نحمیاہ ۴/۳ و ۷ و ۸ آیات۔ یہوداہ مکابی نے عمونیوں سے بہت سے جنگ کئے اور ان کے کئی شہر سر کر لئے۔

عمون کی سرزمین نہایت زرخیز اور بکثرت آباد تھی زمانوں تک اسکی زرخیزی اور آبادی ویسی ہی قائم رہی۔ چنانچہ جب رومیوں نے اس سرزمین کو لے لیا تب بھی اُس کا یہی حال تھا مسیح کے زمانہ میں بھی عمون آسودہ ملک تھا۔ وہ دس شہر جنہیں دکاپلس کہتے تھے جنمیں مسیح نے معجزے دکھائے۔ انمیں سے کئی شہر عمونیوں کی سرحد میں واقع تھے مسیح کے بعد بھی کئی صدی تک عمونی خوشحال رہے چنانچہ مورخ کہتے ہیں کہ یہاں پر اچھی تجارت ہوتی تھی بڑے بڑے مضبوط شہر تھے۔ مسلسل قلعوں سے ملک مستحکم تھا۔ زمانۂ حال میں سیاح لوگ عمون کے کھنڈروں کو دیکھکر فرماتے ہیں کہ اس سرزمین کے ہر اطراف میں قدیم شہروں کے کھنڈر نظر آتے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ یہاں بکثرت آبادی تھی۔ اور اسکے بیشمار باشندوں کی پرورش کے لئے بکثرت زراعت ہوتی تھی۔ سو انسان کی نگاہ میں ایسا کوئی سبب نظر نہیں آتا تھا کہ عمون بالکل تباہ ہو جاویگا پر خدا کی نظر میں عمون تباہ ہونیکے قابل تھا عمونیوں میں وہی نفرت انگیز بت پرستی تھی جو اِن دنوں میں اُس کے آس پاس کی قوموں میں بھی پائی جاتی تھی اُن کے خاص دیوتا کا نام ملکوم یا مولک تھا۔

سلیمان بادشاہ نے اپنے بڑھاپے میں اپنی عمونی جوروں کی خاطر اُنکی پرستش کی اس کا ذکر ۱ سلاطین ۱۱: ۵ و ۷ و ۳۳ آیات میں ہے علما گمان کرتے ہیں کہ عمونیوں کا مالک اور فینیکیوں کا مالک دونوں ایک ہی دیوتا تھے۔ بعض اس کو اور بعل کو بھی ایک ہی

---

* خداوند نے مردوں میں سے زندہ ہو کر ثابت کیا کہ وہ سچا کفارہ ہے اور انسان موجب راہ نجات ہے اور اوروں کو بھی زندہ کر سکتا ہے۔ اور آسمان پر عروج کرنے سے ثابت کیا کہ وہ اپنے ایمانداروں کو بھی ضرور اپنے ساتھ لیجا سکتا ہے۔ اور اس امر کی دعوت دینا اس کا حق ہے اور لوگوں کے لئے فائدہ ہے ۔ منہ

(حاشیہ) اور اُس کے بیٹے یوتام کو تین برس تک خراج دیا ۲ تواریخ ۲۷/۵ آیت۔

قرار دیتے ہیں فنیکیوں کے مالک کے پیٹ کے اندر ایک تنور ہوتا تھا جسمیں بچے ڈالے جاتے تھے پر ٹھیک معلوم نہیں کہ عمونیوں کا مولک بھی اسی صورت کا ہوتا تھا یا نہیں۔ مولک یا مالک سے بعض سورج اور بعض اگنی دیوتا سمجھتے ہیں۔ اغلب ہو کہ یہہ سورج دیوتا تھا جسکی علامت آگ سے ظاہر کی جاتی تھی۔ موآبیوں کے کموس اور عمونیوں کے مولک کو بھی بعض ایک ہی قرار دیتے ہیں۔ خیر قدیم زمانہ میں مختلف ناموں اور صورتوں میں مختلف قوموں کے درمیان سورج کی پرستش ہوا کرتی تھی اور اس پرستش میں اسرائیل کی مختلف قوموں میں عموماً بچے قربان کئے جاتے تھے۔ سو کیا خدا ان معصوم بچوں کے بدلے میں انکو سزا نہ دیگا؟

عمون کی بابت یوں پیشگوئیاں ہیں کہ میں ربا کو شتر خانہ اور بنی عمون کی سرزمین کو بھیڑ سالہ کرونگا۔ دیکھہ میں اپنا ہاتھ تجھپر چلاؤنگا اور تجھے غیر قوموں کے حوالہ کرونگا۔ تاکہ وے تجھہ کو لوٹ لیویں اور میں تجھے لوگوں میں سے کاٹ ڈالونگا اور مملکتوں میں سے تجھے نیست و نابود کرونگا۔ میں تجھے ہلاک کرونگا۔ اور میں اُسے پورب کے لوگوں کو بنی عمون کی مخالفت میں میراث کر دوں گا تاکہ قوموں کے درمیان بنی عمون کا ذکر نہ رہے حزقی ایل $\frac{۲۵}{\text{[illegible]}}$ اور دیکھو حزقی ایل $\frac{۲۱}{۲۸-۳۲}$ آیت کو ربا۔۔۔ ایک کھنڈر ہو جاویگا یرمیاہ $\frac{۴۹}{۲}$ آیت یقیناً موآب سدوم کی مانند ہوگا اور بنی عمون عمورہ کی مانند بلکہ وہ ایسی سرزمین ہوگی جو پرخار اور نمکسار اور ہمیشہ کی ویرانی رہیگی صفنیاہ ۲: ۹ آیت؛

راقم

پادری۔ بی۔ بی۔ رائے

از سہارنپور

عزت بیمثال

جب سدرسن داس املین کو اپنے دوست کا حال سنا رہا تھا وہ فوراً کہنے لگی ”اوہو! یقیناً یہہ وہی شخص ہے جسکی بیوی کو میں پڑھایا کرتی تھی اور جسکی بہن یکایک کہیں بھیجی گئی“۔

تھوڑی اور گفتگو سے صاف معلوم ہو گیا کہ سدرسن داس کا پرانا ہم مکتب اور دوست وہی شخص تھا جسکی بیوی کو املین پڑھایا کرتی تھی چنانچہ یہہ دونوں دوست اور ہمارے خداوند یسوع مسیح کے خادم اس امر پر متفق ہوئے کہ ہم خصوصاً اس خاندان کے لئے جس میں سے دو کے دل میں خدا کام کر رہا ہے متواتر دعا کیا کرینگے۔ اب چونکہ شیورانی اور اسکی بھاوجہ کے چلے جانے کی وجہ سے املین کا پٹن لال کے گھر جانا بند تھا اسلئے یہہ بات قرار پائی کہ سدرسن داس اپنے پرانے ہم مکتب اور دوست کے پاس جایا کرے چنانچہ اس شام کی ملاقات کا مطلب یہی تھا؛

دینی امور پر گفتگو شروع کرنی کچھ مشکل بات نہ تھی۔ کیونکہ دینیات کو دونوں دلوں میں اول درجہ حاصل تھا۔ سدرسن داس نے پٹن لال کی کتابوں کا ملاحظہ کرتے کرتے ایک کتاب مسمی بہ ”مسیح کی زندگی“ (Life of Christ) اٹھائی اور اسکے چند صفحے دیکھہ کر پٹن لال سے مخاطب ہوا پوچھا کہ آپ اقرار کیا کرتے تھے کہ مسیح سب سے بڑھکر کامل انسان گذرا ہے۔ کیا اب بھی آپکا یہی خیال ہے یا آپنے معلوم کر لیا ہے کہ وہ اس سے بہت بڑھکر ہے؛

پٹن لال اس اچانک سوال سے گھبرا گیا اور کچھہ دیر تک سوچتا رہا کہ کیا جواب دیوے لیکن آخر کار اُس نے کچھہ جواب نہ دیا بلکہ یوں کہا کہ ”پہلے میں آپسے سوال کرتا ہوں کیا آپ اب بھی یسوع مسیح کے زندہ ہونے پر ویسا ہی پختہ ایمان رکھتے ہیں جیسا کہ آٹھہ سال پیشتر رکھتے تھے؟ کیا اُس نے آپ پر آپکی اُمید کے مطابق اپنے تئیں ثابت کیا ہے؟“

سدرسن داس کا دل شکرگذاری سے بھر گیا اور اُس نے فوراً کہا کہ ”بھائی صاحب! میں صدق دل سے کہہ سکتا ہوں کہ جب میں نے مسیح کے نام کا اقرار کیا تھا اسوقت کی نسبت آج میرا ایمان زندہ مسیح پر دس گنا زیادہ اور مضبوط ہے۔ اگر تمام دنیا میرے قبضہ میں ہوتی تو بھی مسیح کو حاصل کرنیکی خاطر میں نہایت خوشی سے اپنے تمام مقبوضات دیدیتا۔ وہ دنیا سے ہزار ہا درجہ بہتر ہے“؛

سدرسن داس کے چہرہ پر تقریر کرتے وقت ایسی سرگرمی کی روشنی نظر آتی تھی جس سے اُسکی تقریر کی سچائی کا ثبوت ملتا تھا۔ پٹن لال اُسکی سرگرمی سے بہت حیران ہوا اور جب سدرسن داس نے پھر کہا ”آپ بتائیے مسیح کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے“ تو کچھہ جواب نہ دے سکا؛

اگر وہ اپنے دل کی بات بتاتا تو وہ ضرور کہتا کہ ”آپ کی اور میری بہن شیورانی کی گواہی ایسی پختہ اور صاف ہو کہ میں آیندہ کے لئے مسیح کو ضرور کامل انسان سے بڑھکر تسلیم کئے بغیر رہ نہیں سکتا۔ لیکن اس نے یوں کہا کہ ”آپ تو کہتے ہیں کہ یسوع مسیح نے اپنے تئیں مجھہ پر ظاہر کیا ہے مگر مجھہ پر تو کوئی ایسا اظہار نہیں ہوا ورنہ شاید میں بھی آپکی مانند ہوتا“؛

سدرسن داس نے فوراً کہا کہ ”اگر کوئی اُسکی مرضی کے تابع ہو اور اُس کے مطابق چلے تو تعلیم کو سمجھیگا۔ بھائی صاحب کیا آپ ہر حال میں اسکی پاک مرضی بجا لانیکے لئے تیار ہیں؟ اگر آپ تیار ہیں تو ضرور وہ اپنے تئیں آپ پر ظاہر فرماویگا۔ لیکن اگر آپ تیار نہیں ہیں تو ضرور آپکی دلی آنکھوں پر

ایک پردہ پڑا ہوا ہے جسکی وجہ سے آپ خدا کے بیٹے کے حسن و جمال کو دیکھہ نہیں سکتے"۔

پٹن لال نے پھر اپنے دلی خیالات کو دبا کر کہا "مدت مدید گذر چکی ہے اور شاید آپکو یاد ہوگا جیسے آپ سے بیان کیا تھا کہ میں مسیح کا عرفان حاصل کرنا چاہتا ہوں اور میری آرزو ہے کہ اُسکی تعلیم پر عمل کروں لیکن اِس سے زیادہ کرنے کے لئے میں تیار نہیں ہوں۔ اگر میں دنیا میں اکیلا ہوتا تو شاید میرا یہہ حال نہوتا لیکن میں اوروں کے غم و رنج اور بدنامی کا باعث بننا نہیں چاہتا ہوں"۔

سدرسن داس نے بڑی متانت اور سنجیدگی سے کہا "کیا آپ اِسے بدنامی کہتے ہیں؟ کیا آپ کے نزدیک اُن لوگوں میں شمار کئے جانا جنکا خدا کے بیٹے کی موت سے کفارہ دیا گیا ہو اور جو اُس کے ابدی جلال میں شریک ہونے کیلئے چنے گئے ہیں کوئی بدنامی کی بات ہو؟ کیا آپ نے یہہ الفاظ کبھی نہیں سُنے دیکھو باپ نے ہمسے کیسی محبت کی ہو کہ ہمیں اقتدار بخشا کہ خدا کے بیٹے کہلاویں کیا اِس رتبہ کو حاصل کرنیکا نام آپ بدنامی قرار دیتے ہیں؟"

پٹن لال کے دل میں پھر ایک ولولہ اُٹھا تھا جسکو وہ بمشکل ہی ضبط کر سکا۔ چاہتا تھا کہ سدرسن داس اپنا دلی راز صاف صاف بتادے اور اُسکی خیر خواہی اور ہمدردی سے تسکین حاصل کرے۔ چنانچہ اُس نے تقریر کے لئے اپنا منہہ کھولا فوراً اُسکے سامنے تخیلہ نے بہاری لال کی شکل کو لا موجود کیا۔ بہاری لال اُس کے لئے والدین کا رتبہ رکھتا تھا۔ سدرسن داس خواہ کچھہ ہی کہتا لیکن اُس کے خیال میں بدنامی کا باعث تھا۔ پس پٹن لال اس بدنامی کے خیال کی برداشت نہ کر سکا۔ چنانچہ اُس نے کچھہ لاپروائی سے کہا "آپ مجھے اپنے حال پر چھوڑ دیں۔ میں خود ہی اس امر کا فیصلہ کرونگا۔ مینے کبھی آپ کے ایمانی و اعتقادی امور میں دخل نہیں دیا اور میں سمجھتا ہوں کہ آپکو بھی میرے ایسے معاملات میں دخل دینے کی ضرورت نہیں"۔

یہہ سُنکر سدرسن داس بہت مایوس ہوا اُس کا دل پٹن لال کی فکر میں بہت ہی اضطراب کی حالت میں تھا۔ بظاہر اُس نے معلوم کیا کہ میری گفتگو نے پٹن لال کو ناراض کر دیا ہے لیکن کیا فی الحقیقت اُسکی امید ٹوٹ گئی؟

سدرسن داس کی آواز بالکل بدل گئی اور اُس نے کہا "بھائی صاحب! اگر مینے کسی ایسی بات میں دخل دیا ہو جسکا زیادہ تر آپ ہی سے تعلق ہو تو ازراہِ عنایت مجھے معاف فرماویں۔ اگر مینے آپ کو کوئی ایسی بات کہی ہو جسے آپ بیجا دخل دہی خیال کرتے ہیں تو اسی غرض سے کہی ہے کہ جو کچھہ مینے حاصل کیا ہو آپ بھی کریں"۔

پٹن لال ان نرمی اور ملائمت کے الفاظ کی تاثیر کا مقابلہ نہ کر سکا۔ پھر اُسکے دل میں ولولہ اُٹھا اور جوش پیدا ہوا کہ سدرسن داس سے اپنا دلی راز بے کم و کاست بیان کرے لیکن پہلے کی طرح پھر اپنے دلی خیالات کو دبا کر اُس نے کہا "میں یہہ کہہ سکتا ہوں کہ آپ نے سب سے بڑھکر دین عیسوی کی سچائی اور قدرت کو مجھے ثابت کر دکھایا ہے۔ اگر تمام مسیحی آپ جیسے ہوتے تو بہت سے لوگ مسیحی ہو جاتے"۔

سدرسن داس اور گفتگو کرنا چاہتا تھا لیکن جب اُس نے دیکھا کہ اُسکی مرضی نہیں تو اُس نے جو کتاب عاریتاً لینی تھی لیلی اور آداب و سلام کے بعد رخصت ہوا۔

لودیانہ میں گذشتہ ہفتہ خوب بادل چڑھکر آئے اور گرجے لیکن صرف دو روز گھنٹہ گھنٹہ بھر بارش ہوئی امید تھی کہ ضرورت سے بڑھکر پانی پڑیگا۔

گذرے ایام

۳۔ دیکھو ہمارے دن کیسے جلدی گذر گئے۔

ایک شخص ریلوے لائن پر کھڑا ہو کر میل انجن کو اپنی پوری طاقت کے ساتھہ آتا ہوا دیکھکر اُس ٹرین کی تیز رفتاری کا کیا اندازہ لگا سکتا ہے۔ کیا اُسے یہہ کہنے کی فرصت ہو کہ یہہ میل ٹرین میرے پاس کتنی دیر ٹھہری؟ کیا وہ اسے دور سے آتا دیکھکر یہہ خیال کر سکتا ہو کہ کتنے عرصہ تک وہ ٹرین اُسکی نگاہ میں ٹھہرے گی؟ ہرگز نہیں۔ نہ وہ ایسا خیال کر سکتا ہو اور نہ اسے سوچنے کی فرصت ہو۔ اگر اُس نے کچھہ دیکھنا ہے تو چشم زدن کے عرصے میں دیکھنا ہو اور اگر اُس نے کچھہ محسوس کرنا ہے تو آن کی آن میں کرنا ہے۔ وہ ہرگز نہیں دیکھہ سکتا کہ یہہ ٹرین اپنے میں کیا کچھہ سمیٹے لئے جا رہی ہے اگر اُس نے یہہ امر تحقیق کرنا ہو تو اُن آدمیوں اور چیزوں کی جگہوں کو دیکھنا ہے جو گاڑی پر سوار ہو کر ایک لمحہ میں آنکھہ سے غائب ہو گئیں۔ اُن سوار چیزوں کی خالی جگہیں بتلائینگی کہ ٹرین کے ساتھہ کیا کچھہ گذر گیا۔ دنوں کی رفتار اِس سے بھی تیز تر ہی۔

شاید ہمکو خیال ہو گا کہ جب کہ دن ہمارے ہیں تو یہہ ضرور ہمارا انتظار کرینگے۔ یہہ خواب صفت دوست ہمارے پاس کسی قدر عرصہ تک ٹھہریگا یہہ ہمارا حال چال دریافت کریگا اور ہمارے دکھہ سکھہ کے وقت کے لئے یہہ ذخیرہ جمع ہو سکیگا سو نہیں۔ ہمارا یہہ خیال محض غلط ہی۔ دیکھو ہمارا کسقدر وقت اور دنوں سے واسطہ پڑا۔ سالہا سال ہمارے روبرو آئے۔ کیا ہمنے اُنکو جمع کیا۔ کیا وہ ہمارے خزانوں میں ہیں؟ کیا ہمنے اُنکو ہمیشہ کو نہیں جمع کیا؟ کیا اُنکی پھر پانے کی ہمکو کچھہ امید ہی؟ میں سچائی سے کہہ سکتا ہوں کہ گو سالہا سال میری زندگی کے



دامن میں پڑے گو سالہا سال میری زندگی کے شمار میں آئے۔ تو بھی میں اسی لمحہ کو چھوڑ کر جس میں یہ تحریر کر رہا ہوں میرے پاس کچھ نہیں ہے وہ تمام لمحہ اور گھنٹے اور دن اور ہفتے اور مہینے اور سال گذر گئے وہ آج میری میراث نہیں ہیں۔ میں اسی لمحہ کا وارث ہوں جیسے آپ اسوقت وارث ہیں۔ وہ دن اُڑ گئے۔ گذر گئے۔ سب ہو گئے۔ چلے گئے۔ اسوقت ہم دس۔ بیس۔ تیس۔ چالیس۔ پچاس اور ساٹھ برسوں کے بجائے موجود لمحہ کے وارث ہیں۔ اور دیکھو یہ بھی گیا۔ وہ گیا۔ وہ غائب ۔ (غلام مسیح)

مُراسلات

روحانی بیداری کی کونوشن

(۱) یہ کونوشن ۲۶ اگست سنہ ۱۹۰۴ء لغایت ۲ ستمبر سنہ ۱۹۰۴ء کی صبح بمقام امریکن مشن کرسچن ٹریننگ انسٹیٹیوٹ سیالکوٹ ہوتی رہیگی ۔

(۲) مقصد اس کونوشن کا اس کے نام سے ظاہر ہے ۔

(۳) انتظام۔ شرکار کونوشن کی آسائش کے لئے مکان رہائش۔ سامان روشنی اور چارپائیوں کا بندوبست کمیٹی کی طرف سے ہوگا۔ اور اشیاء خورد و نوش خود اپنی گرہ سے انہیں خریدنی پڑینگی۔ سہولتاً نانبائیوں اور دیگر اشیا فروشوں کی دوکانیں کمیٹی کی طرف سے کھلوائی جائینگی۔ تاکہ ہر ایک صاحب حسب حیثیت اپنی مرضی کے مطابق کھانے پینے کی چیزیں بآسانی خرید سکیں ۔

(۴) خاندانوں کے رہنے کے لئے علیحدہ انتظام کیا جائیگا ۔

(۵) سب دیسی اور ولایتی مسیحی بھائیوں کو اس کونوشن میں شریک ہونے کی دعوت دیجاتی ہے ۔

پروگرام

۲۶۔ اگست سنہ ۱۹۰۴ء۔

(۱) ۶-۷ تا ½۷ صبح ۔ پریئنگ (عبادتی جلسہ)

ب۔ ½۷ تا ۹ ” ۔ مطالعہ بائیبل در بارہ عملی زندگی مطابق خط افسیوں ؛

ج۔ ۵ تا ½۶ شام۔ گناہ کی خرابی

۲۷۔ اگست سنہ ۱۹۰۴ء۔

(۲) ۶-۷ تا ½۷ صبح ۔ پریئنگ (عبادتی جلسہ)

ب۔ ½۷ تا ۹ ” ۔ مطالعہ بائیبل در بارہ عملی زندگی مطابق خط افسیوں

ج۔ ۵ تا ½۶ شام۔ ہم میں کیونکر گناہ سے نفرت پیدا ہو سکتی ہے

۲۸۔ اگست سنہ ۱۹۰۴ء۔

(۳) ۶-۷ تا ½۷ صبح ۔ پریئنگ (عبادتی جلسہ)

ب۔ ½۷ تا ۹ ” ۔ بائیبل کا مطالعہ در بارہ عملی زندگی مطابق خط افسیوں

ج۔ ۵ تا ½۶ شام۔ نئی زندگی

۲۹ اگست سنہ ۱۹۰۴ء۔

(۴) ۶-۷ تا ½۷ صبح ۔ پریئنگ (عبادتی جلسہ)

ب۔ ½۷ تا ۹ ” ۔ عملی زندگی مطابق خط افسیوں

ج۔ ۵ تا ½۶ شام۔ قوت والی زندگی

۳۰۔ اگست سنہ ۱۹۰۴ء

(۵) ۶-۷ تا ½۷ صبح ۔ پریئنگ (عبادتی جلسہ)

ب۔ ½۷ تا ۹ ” ۔ نارمل مسیحی زندگی

ج۔ ۵ تا ½۶ شام۔ بائیبل پڑھنا کس طرح عجیب اور دلچسپ ہو سکتا ہے

۳۱ اگست سنہ ۱۹۰۴ء

(۶) ۶-۷ تا ½۷ صبح ۔ پریئنگ (عبادتی جلسہ)

ب۔ ½۷ تا ۹ ” ۔ نارمل مسیحی زندگی

ج۔ ۵ تا ½۶ شام۔ روحانی قوت کے وسایل

یکم ستمبر سنہ ۱۹۰۴ء۔

(۷) ۶-۷ تا ½۷ صبح ۔ پریئنگ (عبادتی جلسہ)

ب۔ ½۷ تا ۹ ” ۔ نارمل مسیحی زندگی

ج۔ ۵ تا ½۶ شام۔ کلیسیا پر مسیح کا دعویٰ

۲ ستمبر سنہ ۱۹۰۴ء

(۸) ۶-۷ تا ۸ صبح ۔ مخصوصیت

شرکار کمیٹی۔ پادری ڈبلیو۔ ٹی۔ اینڈرسن از ظفروال ؛

پادری گنڈا مل از راولپنڈی ،

منشی لگو مل از پسرور ۔

ایک دوسرے سے محبت کرنا

ایسی محبت پر ہمیشہ غور کرتے رہنے سے ہم اس قابل بن جائینگے کہ خدا سے محبت رکھ سکیں اور نیز اس بات کو یاد کر کے کہ ہم اس لائق نہ تھے کہ خدا ہم سے محبت رکھے تو بھی اُس نے اپنی ذات اور طبیعت الٰہی سے جو محبت کا سرچشمہ ہے ہم سے ایسی محبت ظاہر کی جو نہایت بے بہا ہے۔ یوں ہی جس قدر یہ روشنی بڑھتی جائیگی ہم آپس میں ایک دوسرے سے محبت کرنے کے قابل بنتے جائینگے اور دوسرا حکم عملی طور پر ہمارے وسیلے سے کئی ایک موقعوں پر پورا ہو جائیگا جیسے کہ کتاب پیدائش ۴۴ باب ۱۸ سے ۳۴ تک یہوداہ کا بیان لکھا ہے۔ جب وہ اپنے بھائی بنیمین کیواسطے سفارش کرتا ہے۔ اُس کے بیان سے دو باتیں صاف ظاہر ہو رہی ہیں اول کہ وہ اپنے باپ سے نہایت محبت رکھتا تھا کیونکہ کئی بار میرا باپ میرا باپ میرا باپ کہتا ہے دوم وہ اپنے بھائی کے عوض قید میں پڑنے کو تیار تھا اگرچہ اسوقت اسکا بھائی چور

اور اس الزام سے بری نہ ہو چکا تھا۔ لہذا بھائی کا گناہ اُسکی محبت کو روک نہیں سکتا کیونکہ محبت بہت گناہوں کو ڈھانپ دیتی ہے۔ پس اے میرے عزیز بھائیو اگر ہمارا ایک دوسرے کو نصیحت کرنے کا کام ہو تو ایک دوسرے کو نیکوکاری کی طرف اُکسانے کی غرض سے ہو نہ اخباروں وغیرہ میں تشہیر کرکے ایک دوسرے پر ہنسی کرنے اور گرانے کی نیت سے۔ محبت کا ایک یہہ بھی تقاضا ہے کہ ہم ایک دوسرے کو بغور دیکھتے رہیں کہ کوئی خدا کے فضل سے درے رہ نہ جاوے اور بہ وقت ضرورت اگر معلوم ہو کہ کسی بھائی کے قصوروں سے چشم پوشی کے نتیجہ میں اُسکی گمراہی کا احتمال ہے تو محبت ناراستی سے خوش نہیں کیونکہ اے بھائیو جو تم میں سے سچائی کی راہ سے گمراہ ہو دے اور کوئی اُسکو پھیرا دے وہ یہہ معلوم کرے کہ جو کوئی ایک گنہگار کو اُسکی گمراہی کی راہ سے پھراتا ہے تو ایک جان کو موت سے بچاویگا اور بہت گناہوں کو چھپاویگا"۔

راقم

میں تمہارا بھائی اور مسیح کے دکھوں میں تمہارا شریک

جناب اڈیٹر صاحب

تسلیم۔ بجواب سوالات بابو بی۔ سی۔ داس مطبوعہ یکم جولائی ۱۹۰۲ء۔ گذارش ہے کہ اگر کوئی شخص خواہ کسی مذہب کا کیوں نہ ہو۔ صفائی سے کھانا پکا کر کسی عیسائی کے گھر بھیجے۔ تو اسکو لازم ہے کہ خدا کا شکر بجا لاکر اُس کو کھائے۔ پولوس رسول فرماتے ہیں کہ کھانا ہمیں خدا سے نہیں ملاتا۔ کیونکہ اگر ہم کھائیں تو ہماری بڑھتی نہیں۔ اور جو نہ کھائیں تو ہماری گھٹتی نہیں۔ اگر عیسائیوں کو کوئی شخص کھانا بھیجے خواہ وہ چہلم کا ہو۔ اور خواہ عقیقہ کا ہو۔ اور خواہ سرادھ کا ہو تو کھانے میں کوئی برائی نہیں ہے۔ بشرطیکہ اس نیت سے جو رسومات بالا سے متصور ہیں نہ کھایا جائے۔ لیکن اگر بھیجنے والا کھانے کے ہمراہ اپنی نیت کا اظہار بھی کر بھیجے کہ یہہ کھانا اِس مقصد سے کھایا جائے۔ کہ مردوں کو ایصال ثواب ہو یا ہمارے سُنت کا اتباع ہو۔ تو اِس حالت میں جائز نہیں ہے۔ اور اگر اس مقصد سے اسوقت قبول کر لیا جائے۔ اور بعد ازاں اس کے بموجب نہ کیا جائے تو یہہ سراسر فریب ہے۔ علاوہ اس کے ایک اور حالت ہے جسمیں کھانا درست نہیں ہے مثلاً چالیسواں کا کھانا ایک عیسائی کے پاس کسی نے بھیجا ہے۔ اور اس کے ساتھ چند ایسے کمزور عیسائی رہتے ہیں جنکے دل میں یہہ خیال آئے کہ اس کھانے کا مقصد اعظم رسومات مذکورہ بالا کا ماننا ہے۔ تو اِس حالت میں انکو ٹھوکر سے بچانے کے لئے نہ تو خود کھانا چاہئے اور نہ انکو کھلانا چاہئے۔ دیکھو اقرنتیوں کا آٹھواں باب۔

الراقم

اے۔ پیٹرس مشن کالج امرتسر

ریویو

ہمارے محترم جناب ڈاکٹر ایچ۔ بی فرینکلن صاحب نے ان دنوں میں ایک رسالہ مسمی بہ لطف کلام تالیف فرمایا ہے۔ مولف صاحب نے مختلف اخباروں اور کتابوں میں سے مفید لطائف اور نصیحت آمیز کلام جمع کرکے ایک رسالہ کی صورت میں پیش کرکے پبلک پر احسان کیا ہے۔ یہہ کہنا بیجا نہ ہوگا۔ کہ کوزہ میں دریا کو بند کر دیا ہے اس رسالہ میں تین باب ہیں۔ پہلے باب میں آپنے ۵ لطیفے معہ نصیحت درج فرمائے ہیں۔ دوسرے باب میں معقول چھیڑ چھاڑ ہے۔ اس میں نصیحت آمیز کلام کے طرز پر ناظرین کے پیش کیا گیا ہے۔ تیسرے باب میں۔ قہقہہ نامہ درج ہے جسمیں ۲۰ مذاقیہ امر درج ہیں۔

یہہ رسالہ تنہائی میں رفیق اور مجلس کی زینت ہے۔ رسالہ کے آخری صفحہ پر یہہ اطلاع درج ہے۔

"کوئی صاحب بلا اجازت اِس کتاب کے چھاپنے یا چھپوانے کا قصد نہ فرماویں۔ ہاں جسقدر کتب کی ضرورت ہو مولف سے پتہ ذیل سے طلب فرماویں ڈاکٹر ایچ بی فرینکلن ہال بازار امرتسر پنجاب"

اس اطلاع میں مولف نے قیمت کا کچھ ذکر نہیں کیا۔ اگرچہ صفحہ اول پر ۲؍ ۶ پائی قیمت معہ محصول ڈاک درج ہے۔

امید ہے ہمارے اردو خوان احباب رسالہ کو منگواکر لطف اٹھاوینگے یہہ رسالہ ۲۴ صفحہ کا عمدہ خوش خط چھپا ہوا ہے۔

(فتح مسیح از بٹالہ)

ایک لڑکی کی مُحبّت اور دلاوری

ایک رُوسی افسر کسی قصور کے باعث اپنی جورو اور ایک سہ سالہ لڑکی کے ساتھ سائیبریا کو جلاوطن ہوا۔ وہ اُس سرد اور بنجر بیابان میں ۱۰ برس سے زیادہ رہا گئے یعنی کہ لڑکی ۱۴ برس کی ہوگئی۔ وہ اکثر اپنے والدین کو روس کی بابت گفتگو کرتے سنتی تھی اور کہ کس طرح اپنی بدقسمتی کی بدولت وہ اپنے پیارے اور عزیز دوستوں کو وہاں پر چھوڑ آئے ہیں۔ وہ لڑکی عرصہ دراز تک ان باتوں کی بابت سوچتی رہی۔ آخر کار اُس نے ارادہ کیا کہ میں اپنے والدین کے لئے کچھ کرونگی۔ لڑکی نے کہا کہ کیا میں شہنشاہ روس کے پاس جاکر اپنے والدین کی واپسی کی التجا نہ کروں۔ اُس کے والدین شروع

شروع میں تو خیال کرتے تھے کہ وہ ایک کمزور لڑکی ہزاروں ہزار میل نہیں چل سکتی ہے اور نہ ہی وہ بادشاہ کا دیدار کر سکیگی۔ آخرکار جب اُنہوں نے دیکھا کہ لڑکی ثابت قدم ہے تو وہ بھی اُسکی بات سے اتفاق کرنے لگے۔ پر تو بھی وہ رستے کے خطروں سے کانپتے تھے۔ چند دوست ملے جنہوں نے وعدہ کیا کہ اُسکے دور دراز سفر میں ہم اُس کے ساتھ چلینگے۔ پس وہ سب روس کو روانہ ہوئے۔ لڑکی کی رفتار بہت ہی آہستہ تھی۔ اور وہ اکثر طوفان اور خراب راستوں کے سبب سے اپنے دوستوں کے گھر میں ٹھہر جاتی تھی وہ اٹھارہ مہینے اس پُر تکلیف سفر میں رہی۔ ایک دفعہ بھیڑیوں نے اُس کا تعاقب کیا ایک اور موقعہ پر وہ دریا میں گر پڑی اور چونکہ جاڑے کا موسم تھا اس لئے وہ ٹھنڈ سے قریب المرگ ہوگئی۔ جب کہ یہ دلیر لڑکی جسکا نام الزبتھ تھا۔ پایۂ تخت میں پہنچی تب اُس نے ایک عرضی لکھی اور بہت دیر تک شہنشاہ کے جواب کی منتظر رہی۔ کوشش کی کہ کچہری کے افسر اُسکی مدد کریں لیکن انہوں نے اُسکی درخواست پر توجہ نہ دی۔ آخرکار ایک لیڈی سے بمنت درخواست کی جب وہ لڑکی کے حالات سے واقف ہوگئی اور اُسکو اُس لڑکی پر ترس آیا تو اپنے شوہر کے ذریعے سے الزبتھ کو شہنشاہ کی ملکہ کے پاس بھجوایا۔ ملکہ مہربان عورت تھی اور اُس نے بھی لڑکی پر ترس کھایا۔ اور وعدہ کیا کہ جو کچھ میں تمہارے لئے کر سکوں گی کرونگی چند دنوں بعد الزبتھ کے حالات ملکہ نے شہنشاہ کو سُنائے اور وہ شہنشاہ کے سامنے لائی گئی۔ اور اُس نے اپنی درخواست پیش کی اور گھٹنے ٹیک کر التجا کی کہ میرے والد کا قصور معاف ہو جائے۔ شہنشاہ نے اُسکی درخواست قبول کری اور مہربانی کے ساتھ اُس سے باتیں کیں اور اُس کے سفر کی بابت اُس سے پوچھا اور کہا کہ میں ایسی دلیر لڑکی کے لئے کچھ دریغ نہیں کر سکتا ہوں پس اُسکی درخواست قبول ہوئی۔ الزبتھ خوشی سے بھر گئی اور اُس نے شہنشاہ کی مہربانی کا شکریہ ادا کیا۔ اُس کے والدین کو اجازت ہوئی کہ جلاوطنی سے واپس آویں۔ لیکن اُن تکلیفوں نے اُسکی صحت پر اثر کیا اور وہ اپنے والدین کے ملنے کے چند روز بعد عالم جاودانی کو سدھاری۔

اس قصے سے ایک صاف اور صریح نتیجہ نکلتا ہے یہہ کہ ہم کو اپنے ماں باپ کی تکلیفوں میں ساتھ دینا چاہئے کیونکہ وہ لاکھوں مصیبتیں ہمارے لئے سہتے ہیں اور اُس کا بدلا ہم اسی طور پر ادا کر سکتے ہیں کہ کسی بات میں اُنکی مدد کریں اور پھر یہہ کہ ہم کو لڑکی کی ہمت سے عبرت پکڑنی چاہئے۔ کہ کسطرح سے وہ ایک کمزور اور نازک لڑکی تھی اور اُس ... ہا میل کے سفر کو کچھ مشکل نہ سمجھا۔ اور نیز کسی طرح سے وہ اپنے باپ کی معافی میں سرگرم رہی۔

مشکلے نیست کہ آسان نشود
مرد باید کہ ہراساں نشود

از اگشن رلارام طالب علم کرسچین بوائز بورڈنگ ہائی سکول لودیانہ

وزیری لوگوں کی شرارت کبھی نہ کبھی عود کر آتی ہے۔ ایک تازہ شرارت مورخہ ۱۲ جولائی کو وقوع میں آئی۔ وادی زوب میں میر عالم خیل کے متصل ایک فوجی چوکی مقام خونی برج میں ہے۔ وزیری لٹیروں نے اس چوکی پر خونخوار حملہ کرکے ایک دیسی فوجی افسر کو مار ڈالا۔ دو سپاہیوں کو سخت مجروح کیا خوف ہے کہ بمشکل جانبر ہونگے علاوہ ازیں یہاں سے تمام سامان گولی بارود کا سرکاری ذخیرہ اور نیز تیرہ رفلیں لوٹ کر چمپت ہوئے۔ ایک ہی واردات ایسی وقوع میں آتی ہے کہ جب کچھ عرصہ تک خوب یاد رکھنا پڑتا ہے۔

نور محمد اور ماسٹر آتمارام آریہ کی گفتگو

آریا کی تثلیث

(سلسلہ کیلئے دیکھو نور افشان مطبوعہ ۲۲ جولائی ۱۹۱۰ء)

ہو گا گویا یہہ تین طریقے ایک معیار یعنے کسوٹی تصور کئے جاتے ہیں وہ معنے نمبروار شمار ہوتے ہیں مہربانی کرکے حاضرین غور کریں۔

(ا) مطابقی یعنے ایسے طور پر کہ تمام لفظ اپنے تمام معنے پر منطبق ہو جیسا کہ دو جوتیوں کے آپس میں ٹھیک ملائی جاوے درآنحالیکہ وہ آپس میں برابر ہوں۔

(ب) دوسرا وہ جو تضمنی ہو یعنے مطابق معنے کے جزو ہو۔ یا اُس کا ایک حصہ۔

(ج) تیسرا التزامی جو اصلی معنے نہ ہو بلکہ اصلی معنے کو لازم ہو۔ جیسا کہ مثال میں واضح ہوگا مثلاً انسان ہے اس کے اصلی معنے جس کے لئے اُس کی وضع ہوئی ہے وہ حیوان ناطق ہے (یعنے بولنے والا جانور) اب اگر انسان کا لفظ بولکر تمام معنے یعنے حیوان ناطق لیا جائے تو یہہ مطابقی ہے یعنے کوئی حصہ معنے کا باقی نہیں رہا جیسا انسان کا لفظ منطبق نہ ہوا ہو بلکہ تمام پر اُسکا انطباق ہے۔ اگر انسان بولکر فقط حیوان یا اکیلا ناطق مراد لیا جائے تو یہہ معنے تضمنی ہے۔ اس لئے کہ ایک حصہ ظاہر میں لیا گیا ہے اور ایک حصہ اُس کے ضمن میں باقی ہے یعنے اُس کے بغل میں باقی ہے اگر انسان بولکر صفت اس کے یا کوئی کام جو اسکو ہمیشہ لازم ہے خواہ وہ لازم بالقوہ ہے مثلاً انسان بولا اور حیوان کاتب مراد لیا (یعنے جانور لکھنے والا) حالانکہ وہ لکھنے والا نہیں اور نہ اُسکو لکھنا آتا ہے مگر اسکو قوت لکھنے کی ہے اگر لکھے تو لکھ سکتا ہے اور خواہ وہ بالفعل ہو جیسا انسان بولکر حیوان کاتب مراد لینا درآنحالیکہ وہ حیوان لکھ رہا ہے تو یہہ التزامی ہے۔ کیونکہ اصلی

معنے کو لازم ہی لیکن لازمی کے لئے یہہ ضروری شرط ہو کہ جہاں لازمی ہو وہاں مطابقی معنے ضرور ہوتا ہے اب ماسٹر صاحب سے بصد آداب عرض کرتا ہون کہ آپنے جو پیدائش کے معنے ترتیب لیا ہو کس بنا پہ لیا ہو۔ ایا مطابقی ہے یا تضمنی یا التزامی ہو۔ اب اس کا جواب بغیر سکوت کے کوئی نہیں بن پڑتا ہاں اگر ماسٹر صاحب کہیں کہ لازمی ہو تو وہ شخص جو تعمق نظر نکرے بلکہ بادی الرائے پر چھوڑ دیوے تو کسی قدر وہ تسلیم کر سکتا لیکن اگر اس شرط کو مدنظر رکھے جسکو مینے پہلے ذکر کیا ہو کہ جہان لازمی معنے ہوگا۔ وہان مطابقی معنے ضرور پایا جائیگا۔ اب ماسٹر لازمی معنے لینے پر فرمادیں کہ مطابقی معنے کہاں ہے جسکے ذریعہ سے لازمی معنے پایا جاتا ہے سو اسکا جواب صفر ہو اور صفر ہوگا ؛

اب میں پوچھتا ہون کہ جب ماسٹر صاحب نے پیدائش کے معنے ترتیب لیا ہو تو ترتیب کے معنی حاضرین کو پہلے معلوم ہو چکے ہیں کہ ہر چیز کو اپنے عہدہ پر رکھنا پس معلوم نہیں خدانے روح کا کیا عہدہ مقرر کیا ہوگا اور مادہ کو کس حیثیت پر رکھا گیا ہوگا۔ مگر روح اور مادہ تو خدا کے اختیار میں ہی نہیں کیونکہ وہ خود مختار نہیں اور ہستی میں بھی خود نہیں آسکتے تو پھر صاحب نے کس طرح پیدائش معنے ترتیب لیا ہو نہ کوئی لفظی موافقت نہ معنوی اسکا سبب بغیر غلط فہمی اور کیا ہو سکتا ہو جیسا کہ خود حاضرین کو معلوم ہو گیا ہوگا ؛

پھر ماسٹر صاحب نے روح اور مادہ کی ازلیت ظاہر کی ہے۔ لیکن ثبوت میں کوئی دلائل پیش نہیں گذاری۔ اب میں کہتا ہون۔ کہ اس غلط اصول کے ماننے سے خدا کی ذات پر جو ضدیت سے مُبرّا اور منزہ ہے اور ہزار ہا داغ لگتے ہیں نہیں نہیں نہ صرف داغ بلکہ خدا کی ہستی کا انکار کرنا پڑتا ہو کیونکہ خدا کو ہم اُس کے کاموں اور صفات سے جو جہان میں مخلوقات کے روشندانوں اور مظاہر میں تجلّی بخش ہیں مانتے اور گردن تسلیم جھکاتے ہیں۔ پس جب ان صفات کو ہمنے بذریعہ اس غلط اصول کے نیست ونابود کیا ہاں خدا کو نکما تصور کیا تو خدا کی ہستی کسی طرح قابل تسلیم نہیں ہو سکتی امید ہو کہ آئندہ پرچوں میں مفصل ذکر ہوگا اب فقط ایک صفت کاسٹ جانا قبول ماسٹر صاحب بیان کرتا ہون ؛

اگر خدا کسی مخلوق یا کسی چیز کو بغیر سامان پیدا نہیں کر سکتا تو خدا قادر مطلق نہیں ہے۔ کیونکہ قادر مطلق اسکو کہتے ہیں کہ اپنے کام میں کسی سامان یا امداد کا محتاج نہ ہووے اور خاص کر فعل خلقت خواہ وہ نیست سے ہست کرے جیسا روح اور مادہ کو پیدا کیا خواہ ہست سے نیست کرے جیسا مرکبات کائنات کو مادہ اور روح سے جلوہ گر بنایا۔ اب یہی مختصر دلیل تردید میں کافی ہو اگر ماسٹر صاحب نے اسکی تردید کی تو دیکھا جائیگا ؛ (باقی آئندہ)

الراقم

نور محمد متلاشی مسیحی مذہب چرچ مشن ہاسپٹل ڈیرہ غازیخان سکنہ ضلع مظفرگڈھ ؛

تپ دق کے علاج کا نیا طریق برلن کے ایک ڈاکٹر جیکب صاحب نے دریافت کیا ہو جسکے ذریعہ کوکین کے استعمال سے بیمار کی سانس کی نلی اور حلق کو پہلے سخت کیا جاتا ہو اور پھر ربڑ کی ایک نلی پھیپھڑوں میں آتاری جاتی ہے۔ اور اس کے ذریعے ٹیوبرکیولن پھیپھڑوں میں داخل کیا جاتا ہو۔ اور ڈاکٹر صاحب کا دعوے ہے۔ کہ اس طور سے چھ سات ہفتے کے اندر مرض کے تمام جرم مرجاتے ہیں ؛

(از ترقی)

کرسچن اینڈیور

اگست ۱۵ ایمان سے پیداشدہ دلیری۔ ۲ سلاطین ۱۸: ۱-۸
〃 ۱۶ جنگ میں بہادری۔ یسعیاہ ۲۰: ۱-۲
〃 ۱۷ گھر میں اکیلا قائم رہنا۔ متی ۱: ۱۷-۲۱
〃 ۱۸ ان سب خوبیوں کا بھید۔ زبور ۲۷: ۱-۶
〃 ۱۹ ایک جوان کا بیان۔ مرقس ۱۴: ۴۳-۵۲
〃 ۲۰ پولس رسول کی ہمت۔ اعمال ۲۱: ۷-۱۴
〃 ۲۱ اتوار خدا کے لئے اکیلا قائم رہنا۔ رومیوں ۸: ۳۱-۳۹ ؛

٥

خلق خدا کی اک طرف ؛ وہ شوخ تنہا اک طرف

(۱) اسی طرح قائم رہنا ہمارے لئے کیوں مشکل ہے؟ جتنے لوگ اس دنیا میں ہیں سب کے سب بیڑ با دھسان کام کرتے ہیں۔ اگر ہم کسی سے پوچھیں کہ ایسا کیوں کرتے ہو تو اکثر یہی جواب ملتا ہو کہ بھائی دستور ہے۔ کتنے لوگ اس خوف میں رہتے ہیں کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ کسی دستور یا رسم کے توڑنے سے ہم پر یہہ مثل صادق آئے کہ دھوبی کا کتا نہ گھر کا نہ گھاٹ کا۔ اس خاصیت سے مسیح کی پیروی میں بڑا اندیشہ یہہ ہو کہ دنیا کے بہت سے دستور مسیح کے حکموں کے بالکل برخلاف ہیں۔ یعقوب ۴: ۴-۷ ۲ تمتھیس ۳: ۱۲ اگر رشتہ دار دوست بلکہ تمام دنیا ہماری مخالف بن جائے پھر بھی ہم انکی ذرا بھی پروا نہ کریں۔ بلکہ پوری وفاداری سے مسیح کے حکموں کے پابند رہیں متی ۱۰: ۲۲ و ۱ پطرس ۴: ۱۲-۱۶ فلپیوں ۱: ۲۷-۳۰ ؛

(۲) ہم کیونکر اس طرح قائم رہیں؟ (۱) ہم مسیح کو سب سے عزیز رکھیں جب ہمارا سب سے زیادہ عزیز ہم سے خوش ہے تو اوروں کی مخالفت کی ہمکو کچھ



بھی پروا نہیں - یوحنا ۱۲: ۱۵ و ۲۳ (۲) مسیح کے قادر مطلق ہونے پر یقین کرکے ہم اسپر توکل کریں زبور ۱۵: ۳و۱۱: یسعیاہ ۱۵: ۱۲و۱۳: ایوحنا ۴: ۴ عبرانیوں ۱۳: ۶ (۳) ہم اس بات کو ہمیشہ یاد رکھیں کہ وہ ہر گھڑی مدد کرنے کے لئے موجود ہی یوحنا ۱۴: ۲۲: - عبرانیوں ۲۶:۱: ۲ تمتھیس ۱۶:۴ و ۱۷ ؛

ہر ممبر کلام اللہ سے یا اور تواریخ سے ایسے شخصوں کی مثال دے جو اوروں کی مخالفت سہکر خدا کی فرمانبرداری میں دھن کے پورے رہے اور یہہ بھی دریافت کرے کہ انکی وفاداری کے کیا کیا سبب تھے ؛

جواب طلب سوالات

کیا میرا کوئی بُرا دستور ہے جسکو اوروں کے ڈر کے مارے میں نہیں چھوڑتا !

کیا مسیح کا کوئی ایسا حکم ہی جسپر عمل کرنے کی مجھ میں جراُت نہیں ؟

ء تیرے پیچھے میں چلونگا تونے دی ہی اپنی جان
گرسب لوگ تجھے چھوڑیں کرمضبوط میرا ایمان

خط وکتابت پادری ٹی - گرہیم بیلی - وزیر آباد سے کرنی چاہئے ؛

تمباکو کی راکھہ میں معدنی حصہ قریباً اصل وزن کا پانچواں حصہ ہوتا ہی - اس طورسے حساب لگایا گیا ہے کہ ایک ٹن تمباکو کی کاشت میں فی ایکڑ قریباً ڈیڑھ من معدنیات زمین سے خارج ہوجاتی ہیں - اور اس طورسے فقط برطانیہ کلاں میں قریباً آٹھہ ہزار ٹن راکھہ سالانہ اس طورسے ضائع ہوتی ہوگی جس سے زمین کے لئے نہایت قیمتی کھاد بنا سکتے ہیں ؛

موٹر گاڑیوں کی طرح موٹر کشتیاں بھی بننے لگی ہیں ؛

واقعات اور عجائب

جاپان میں سنہ ۱۹۰۳ء میں ۱۹ ہزار کتابیں شائع ہوئیں - اُن میں صرف ۲۵ دیگر زبانوں سے ترجمہ تھیں اور باقی اہل جاپان کی اپنی تصنیفات - اس سے پہلے دس سال ترجموں کی تعداد بہت زیادہ ہوا کرتی تھی - اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہی - کہ اہل جاپان کس قدر وسیع لٹریچر پیدا کررہے ہیں ؛

مسٹر گپتا بنگال کے بورڈ آف ریونیو کے ممبر مقرر ہوئے ہیں - یہہ عہدہ لفٹنٹ گورنر سے دوسرے درجہ پر ہے اور آپ پہلے ہندوستانی ہیں - جو اس عہدے پر ممتاز ہوئے ہیں - مبارک ہو ؛

روسی گورنمنٹ نے چند سرکلر اخبار والوں کے نام شائع کئے ہیں - جن کا مطلب یہہ ہی کہ روسی افواج کی نقل وحرکت کے متعلق کوئی خبر شائع نہ کی جائے اور جنگ کے متعلق کوئی خبر جو سرکاری طور پر اعلان نہ کی جاچکی ہو - شائع نہ کی جائے ؛

زراعتی کالج - سُنا گیا ہی کہ پنجاب کے ایک ضلع (لائل پور) میں زراعتی کالج قائم کرنے کے لئے سکرٹری آف اسٹیٹ نے منظوری دیدی ہے اُس کے پرنسپل کی تنخواہ سات سو سے ایک ہزار تک ہوگی - گزشتہ ایام میں یہہ خبر مشہور ہوئی تھی کہ اس کالج کے پرنسپل لالہ روچی رام صاحب ایم - اے مقرر ہونگے - اور اس غرض سے انہوں نے ہندوستان کا دورہ کرکے ایک رپورٹ گورنمنٹ کی خدمت میں پیش کی تھی - مگر اب اخبار زمیندار لاہور لکھتا ہی کہ گورنمنٹ اس عہدے پر کسی انگریز کو مقرر کریگی - اور شاید گورنمنٹ پنجاب نے کسی تجربہ کار انگریز کے لئے سکرٹری آف سٹیٹ کو لکھہ بھی دیا ہی ؛

جاپانی جوش - جنگ روس وجاپان میں اہل جاپان نے جس جوش وخروش کا اظہار کیا ہی اسکی مثال اور ملکوں میں کم دیکھی گئی ہی بچے - جوان - بوڑھے سب درخواستیں بھیج رہے ہیں اور بدل آرزومند ہیں کہ ہمیں فوج میں بھرتی کرو - وزیر جنگ ان کا شکریہ ادا کرکے درخواست نامنظور کردیتا ہے - مگر پھربھی اکثر لوگ قلیوں کا بھیس بدلکر میدان جنگ میں پہنچگئے اور باربرداری وغیرہ کی خدمات انجام دینے لگے ؛

جاپانی حب الوطنی کی چند مثالیں اس سے پیشتر تہذیب نسوان میں کئی مرتبہ لکھی جاچکی ہیں اب حال میں دو عجیب وغریب باتیں معلوم ہوئی ہیں جن سے جاپانیوں کے جوش وہمدردی کا بخوبی اندازہ ہو سکتا ہے - پہلی بات یہہ ہے کہ جب ایک خونی مجرم کو پھانسی ملنے لگی تو تلاشی لینے پر اس کے پاس سے کچھ نقد روپیہ نکلا - جیل خانہ کے افسر نے کہا کہ تم اس روپئے سے جو چیز پسند کرو خرید کر کھا سکتے ہو - یا اگر کہو تو یہہ روپیہ تمہارے کسی دوست یا رشتہ دار کے حوالے کردیا جائے - خونی نے جواب دیا کہ کچھ ضرورت نہیں - میری طرف سے یہہ روپیہ جنگ کے چندے میں جمع کرادیجئے ؛

اسی طرح ایک چھوٹی سی لڑکی نے جس کو جیب خرچ کے لئے ہر روز کچھ پیسے ملا کرتے تھے مہینوں تک ایک پیسہ بھی خرچ نہ کیا - اور ایک روز وزیر جنگ کے پاس جاکر کہا کہ میری طرف سے مبلغ ۳۵ روپئے لڑائی کے فنڈ میں جمع کرلئے جائیں ؛

بانس کا درخت ایسی جلدی بڑھتا ہی کہ بعض دفعہ ۲۴ گھنٹے میں ۲ فٹ بڑھ جاتا ہی - اس درخت کی تین قسمیں ہوتی ہیں - ایک چھوٹی قسم کا قد چھہ انچ سے زیادہ نہیں ہوتا اور سب سے بڑی قسم کے بانس ۱۵۰ فٹ بلند دیکھے گئے ہیں ؛

نئی اور دلچسپ کتابیں

مطبوعہ کرسچن لٹریچر سوسائٹی

ویدوں کی دیوتا پرستی ۔۔۔ ۳۲ صفحہ ۳ پائی
وشنو کے دس اوتار ۔۔۔ ۱۲۸ صفحہ ۲/
تیرتھ ۔۔۔۔۔۔ ۳۴ صفحہ ۶ پائی
ویدوں کی قربانیاں اور شردھا دے ۔۔۔ ۶۰ صفحہ ۳
ویدوں کی ازلیت و ماہیت ۔۔۔ ۱۲ صفحہ ۳
تاریخ طاعون ۔۔۔۔۔۔ ۴۲ صفحہ ۶
جھوٹی و سچی خیرات ۔۔۔۔۔۔ ۱۶ صفحہ ۳
انگریزوں کے خانگی حالات باتصویر ۔۔۔ ۱۴۰ صفحہ ۲/
انگلستان کی مختصر تاریخ باتصویر ۔۔۔ ۹۴ صفحہ ۱/
جاپان ۔۔۔۔ باتصویر ۔۔۔ ۹۲ صفحہ ۲ و ۲ پائی
سیر ہندوستان باتصویر ۔۔۔ ۱۵۲ صفحہ ۶/
شریف بیبیاں ۔۔۔ ۸۸ صفحہ ۲ و ۲ پائی
رشیوں کا آبائی وطن ۔۔۔۔۔۔ ۵۰ صفحہ ۱/
مسیحی مذہب کے ابتدائی حالات ۔۔۔ ۱۳۴ صفحہ ۲/
صفائی کی ضرورت ۔۔۔۔۔۔ ۱۶ صفحہ ۳ پائی
آئینہ زندگی یا آدمیوں یا ابدی زندگی ہے ۔۔۔ ۶۶ صفحہ ۱/
بچوں کی پرورش ۔۔۔۔ ۱۶ صفحہ ۳ پائی
مہارانی وکٹوریہ ۔ رنگین تصاویر ۔۔۔ ۷۰ صفحہ ۲/
قدیم رومیوں کا تذکرہ باتصویر ۔۔۔ ۱۰۸ صفحہ ۱/
پرستش حیوانات ۔۔۔ ۱۶ صفحہ ۳ پائی
حکایات ۔ باتصویر بچوں کے لئے ۔۔۔ ۹۴ صفحہ ۱/
کشف الحقائق ۔ مسیحی دین کے عقلی ثبوت ۔۔۔ ۲۹۱ صفحہ ۸/
مسیح کی تعلیم ۔۔۔ ۲۱۹ صفحہ ۴/
معذرت نامہ سقراط جسمیں حکیم سقراط اور فلسفہ یونان کا حال بھی درج ہے ۔۔۔۔ ۸/
رومۃ الکبریٰ کی آتش زدگی قیصر نیرو کے زمانے یعنی پہلی صدی مسیحی کا ایک تاریخی ناول ۔ ۱۸۰ صفحہ ۶/
طیطس یعنے رفیق صلیب ایک قصہ کے پیرایہ میں خداوند مسیح کی زندگی اور موت کے حالات ۔۔ ۴۰ صفحہ ۶/
یوریاس تگاشتی ۔ چوتھی صدی مسیحی کا قصہ ۔۔۔۔ ۶/
سورج چاند ستارے ۔ علم ہیئت کا رسالہ باتصویر ۸/
الیڈ اور اوڈیسے کا قصہ معہ تذکرہ ہومر ملک الشعراے یونان و یونانیوں کا علم الاصنام ۔۔۔۔۔۔۔۔ ۴/

درخواستیں اسسٹنٹ سکرٹری پنجاب ریلجس بک سوسائٹی لاہور کے نام آنی چاہئیں

ضرورت

انگلو ورنیکولر مڈل سکول کھرڑ کے لئے چند سرٹیفکیٹ حاصل کردہ استادوں کی ضرورت ہے درخواست کنندے خواہ عیسائی ہوں یا غیر مذاہب کے ہوں ۔ درخواستیں بنام پادری ایچ ۔ پیٹرسن منیجر کھرڑ ضلع انبالہ آنی چاہئیں ۔

ضرورت

مشن ہائی سکول نصیر آباد ۔ راجپوتانہ میں ایک لائق تھرڈ ماسٹر کی ضرورت ہے جو ریاضی میں خوب لائق ہو اور انٹرنس کی جماعتوں کو انگریزی مضمون کا کوئی سا حصہ بخوبی طور سے پڑھا سکے ۔ تنخواہ زیادہ سے زیادہ مبلغ ۔۔ روپیہ ماہوار دیجاویگی ۔ درخواستیں پتہ ذیل پر آنی چاہئیں ۔

المشتہر

پادری ڈبلیو ۔ راب صاحب سپرنٹنڈنٹ مشن ہائی سکول راجپوتانہ نصیر آباد

پریسبٹیرین بیواؤں و یتیموں کا فنڈ

اطلاع دیجاتی ہے

کہ پریسبٹیرین بیواؤں و یتیموں کے فنڈ کی حالت نہایت عمدہ و ترقی پذیر ہے ۔ تجربہ کار صاحبان کیطرف سے اس بات پر حکمتانہ شہادت ہو ستاون برس کے اندر اس فنڈ نے قریباً ستر ہزار روپیہ خرچ کرکے پنشن دیدیا ہے اور اس وقت سرکاری نوٹ کے ذریعہ سے قریباً بیالیس ہزار روپیہ بطور پونجی رکھا ہوا ہے کوئی اور پنشن فنڈ ایسے ستے طور سے بیمہ نہیں دیتا اس میں ہندکا ہر ایک مسیحی اپنی بیوی بچوں کے لئے پنشن کی تجویز کر سکتا ہے ۔ جس کسی کو چاہئے منیجنگ ڈائرکٹر خوشی سے اس فنڈ کی بابت پوری خبر دینگے ۔

درخواست کی جاتی ہے کہ جو اس فنڈ میں شریک ہوں اُن دوستوں کے نام اور پتے جنکو وہ اس فنڈ میں شریک کرنا چاہتے ہیں ڈائرکٹر صاحب کے پاس بھیجیں ۔

المشتہر

پادری والٹر جے ۔ کلارک منیجنگ ڈائرکٹر سہارنپور

دستور العمل نور افشان

قیمت سالانہ اہل شہر سے اخبار بغیر ضمیمہ عہ معہ ضمیمہ ۔۔
قیمت سالانہ معہ محصول ڈاک ۔۔ ۔۔
قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجاویگی

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
چوتھائی کالم	۔	۔	عہ
نصف کالم	۔	عہ	عہ
پورا کالم	عہ	عہ	عہ
پورا صفحہ	۔	صہ	۔

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ۲ ریکس ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا ۔

نوٹ

نامہ نگار اپنی اپنی تحریروں کے آپ ذمہ دار ہیں ۔

سنڈے سکول سبق

قیمت سالانہ پچاس پرچہ تصویر دار سنڈے سکول معہ محصول ۔۔
۔۔ ۔۔ ۔۔ معہ محصول ۔۔
قیمت سالانہ آٹھ کاپی سبق سنڈے سکول عہ

پادری ای ۔ ایم ۔ ویری صاحب ڈی ڈی ۔ اڈیٹر و منیجر نور افشان کیواسطے مشن پریس لودیانہ میں ایم ۔ داتی کے اہتمام سے چھپا

